کیا پاکستان اسی لیے حاصل کیا گیا تھا؟

محمد یاسر حبیب

یہ ہم سب کا پیارا وطن پاکستان ہے، اس ملک کی بنیادوں میں ان لوگوں کا لہو شامل ہے جنہوں نے ایک ایسا ملک حاصل کرنے کی جستجو میں اپنی جوانیاں اور عزتیں داؤ پر لگا دیں، جس ملک کا مقصد لا الہ الا اللہ کی بنیاد سے جڑا ہوا تھا، اس ملک کو حاصل کرنے کی خاطر نجانے کتنے لوگ کام آئے کتنی ہی عورتوں کی عزتیں اور عصمتیں اس وطن کے حصول کی خاطر تار تار ہو گئیں لیکن ان کے پیارے صرف یہ سوچ کر صبر کرتے رہے کہ قربانیاں دے کر ہی وطن کی بنیاد رکھی جاتی ہے ایک ایسا وطن جو آزاد ہو، جہاں مذہب کی آزادی ہو، جہاں جان و مال کو تحفظ حاصل ہو، جہاں آنے والی نسلیں آزاد فضا میں اپنی سانسیں لے سکیں، دنیا کے نقشے پر یہ ملک ابھرا اور دنیا نے دیکھا کہ کس طرح قربانیوں کی ایک نئی تاریخ رقم کرتے ہوئے مسلمانوں نے ایک ملک حاصل کیا، ایسا ملک جس نے آنے والے وقتوں میں بے مثال قربانیوں اور جرأتوں کی ایک نئی داستان رقم کر دی۔

آج اس مملکت خداداد میں ہر طرف ظلمت کا دور دورا ہے، لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے، ذخیرہ اندوزی اور دولت کی ہوس نے کھانے پینے کی چیزوں کی قیمتیں آسمان تک پہنچا دی ہیں، قانون کے محافظ ہی قانون کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں چوری، ڈاکہ زنی، لوٹ مار، رشوت خوری، منافع خوری آئے دن بڑھتی ہوئی مہنگائی، اس کے باعث پیدا ہونے والی بیروزگاری اور ان سب سے بڑھ کر ہمارے حکمرانوں کی فضول خرچیاں اس ملک کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہیں اس وقت ہم سب نے مل کر سوچنا ہے، ہمارا ملک آمریت کے شکنجے میں پھنس کر بہت پیچھے چلا گیا ہے اور باقی ماندہ رہی سہی کسر ملکی حالات نے پوری کر دی ہے، ایک لمحے کو ذرا رک کر سوچئے ان باسٹھ سالوں میں ہم نے کیا پایا اور کیا کھویا کیونکہ کسی بھی ملک اور قوم کی تاریخ میں باسٹھ سال بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں، مگر افسوس ہم نے بحیثیت قوم وقت کی قدر نہیں کی، ان باسٹھ سالوں میں ہم آگے جانے کے بجائے پیچھے کی جانب گامزن ہیں، ترقی کے نام پر زوال کی جانب ہمارا یہ سفر آج بھی جاری وساری ہے۔ شہیدان وطن کی پاک ارواح جب وطن کے حالات دیکھتی اور سنتی ہوں گی تو ان کے روح پہ لگے گھاؤ مزید گہرے ہو جاتے ہوں گے، آنے والا کل نجانے کیسا ہو لیکن ہمارا آج کسی بھی لحاظ سے تابناک نہیں کہا جا سکتا غور وفکر کا یہ لمحہ اور وطن عزیز کی موجودہ صورتحال ہر محبِّ وطن کے لیے باعث تشویشناک ہے۔

آیئے ذرا ایک نظر ان شہیدانِ وطن کے سوالات کی جانب ڈالیں جن کے سوال نجانے کب سے جواب کے منتظر ہیں، روزِ محشر شہیدان وطن کی ارواح ہم سے یہ سوال ضرور کریں گی کہ کیا پاکستان اسی لیے حاصل کیا گیا تھا، تاکہ یہاں پر امیر، امیر سے امیر تر ہو اور غریب، غریب سے غریب تر؟ کیا پاکستان اسی لیے حاصل کیا گیا تھا کہ یہاں بانئ پاکستان کے مزار کے احاطے میں ایک معصوم لڑکی کی عزت تار تار ہوتی رہی اور حکام بالا کے کانوں پہ جوں تک نہ رینگے؟ کیا پاکستان اسی لیے حاصل کیا گیا تھا کہ ہم غیروں سے دوستی نبھانے کی خاطر اپنوں کے خون کے پیاسے ہو جائیں ان پر چڑھائی کر کے ان کے گھروں کو تہہ تیغ کر ڈالیں؟ شہیدان وطن کا یہ گریہ بھی اپنی جگہ ٹھیک ہے کہ دھرتی کی حیثیت ماں کی ہوتی ہے اور ایک ماں کو کیسے چین آئے گا جب اس دھرتی پر اس کے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کا خون گرتا رہے گا، اگر پاکستان حاصل کرنے کے لیے یہی سب کچھ کرنا تھا تو کاش ہمیں پہلے بتا دیا ہوتا، کم سے کم ہم

اپنا چین وسکون یوں نہ برباد کرتے، ہم اپنی بہن، بیٹی اور بیوی کی عزت کو بلوائیوں کے ہاتھوں یوں لٹنے نہ دیتے، کل تک اس وطن کی بہن، بیٹی کی عزت کو تار تار کرنے والے غیر تھے لیکن آج اس وطن کی بہن اور بیٹی کی عزت کو تار تار کرنے والے نہ تو بلوائی ہیں اور نہ ہی سکھ پھر یہ کون ہیں جو اپنی ہی بہن بیٹی کی عزت کے درپے ہو چلے ہیں!

یہی وہ سندھ کی دھرتی تھی جہاں ایک بہن کی فریاد پر محمد بن قاسم میلوں کا سفر طے کر کے آیا اور سندھ کی سرزمین پر اسلام کا پرچم لہرا دیا لیکن آج یہی سندھ کی دھرتی اور اس کی بیٹی فریاد کناں ہیں کہ اس کی عزت کے رکھوالے ہی اس کی عزت کے درپے ہو چلے ہیں، کیا وطن عزیز کے لیے یہ قربانیاں اسی وقت کے لیے دی گئیں تھیں تا کہ یہاں نفاذ اسلام کی بات کرنے والوں پر گولہ بارود کی بوچھاڑ کر دی جائے اور وطن کی بہن، بیٹی کی عزت کو خاک میں ملانے والے کھلے عام دندناتے پھریں۔ کیا وطن عزیز کی بنیاد اسی دن کے لیے رکھی گئی تھی کہ اس ملک کے خلاف جاسوسی کرنے والے قومی مجرم کو ہیرو بنا کر ہمارے ملک کے عالی مرتبت وزیر خود بنفس نفیس اس کے ملک کی سرحد تک خیر سگالی کے جذبے کے تحت الوداع کہنے جائیں اور جواب میں دیار غیر سے اس وطن کی بوڑھی ماں اپنے بیٹے کی لاش کو وصول کرے، جس کی بوڑھی نمناک آنکھیں اپنے جواں بیٹے کی لاش وصول کرتے ہوئے اس ملک کے ہر با اختیار سے یہ سوال کر رہی تھیں کہ آخر میرے بیٹے کا جرم کیا تھا؟ جس کی پاداش میں اس کی جان لے لی گئی، ماں تو ماں ہوتی ہے ماں کا غم تو آسمان کو بھی ہلا دیتا ہے تو پھر کیوں اس ملک کے صاحب اقتدار لوگوں کے دل نہ پسیجے، اگر اس کا جرم تھا تو صرف یہ کہ وہ ایک پاکستانی اور مسلمان تھا۔

گستاخی معاف لیکن یہ گلہ ہر محبّ وطن شہری کا ہے یہ شکوہ ہر مخلص مسلمان کا ہے یہ گلہ وطن عزیز میں رہنے والے ہر اس فرد کا ہے جس کے آباؤ اجداد نے اس خطے کو حاصل کرنے کی خاطر اپنے گھر بار لٹا دیئے۔ یہ ملک ان شہیدان وطن کا خواب تھا جن کی تعبیر دیکھنے سے پہلے وہ اپنے رب سے جا ملے لیکن پھر بھی ان کو یقین تھا کہ قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں۔

جناب وزیر اعظم صاحب آپ کو اس وطن کی باگ ڈور مبارک! ہمارے وطن کے عوام نے آپ کی پارٹی کو چنا ہے آپ کو ملک عزیز کا بارِ گراں سونپا ہے، آج ہم اور ہمارا ملک جس قسم کے گھمبیر مسائل کا شکار ہیں ان مسائل کا ادراک یقیناً آپ کو ہوگا۔ خدارا اس کرسی پہ بیٹھتے وقت سندھ کی اس بہن اور بیٹی کی فریاد کو مت بھولیے گا جو آج بھی انصاف کی منتظر ہے قبل اس کے اس کی آہ کو آسمان پر بیٹھا ربّ کریم سن لے، اسی کے ساتھ ساتھ ان شہیدان وطن کی ارواح کے سوالات بھی آپ کے سامنے ہیں کہ انہوں نے یہ قربانیاں کیسا پاکستان حاصل کرنے کے لیے دیں تھیں اور آج کا پاکستان کیسا ہے؟ آپ مالک ہیں چاہیں تو آنے والے پاکستان کی تعمیر وترقی میں ان شہیدوں کی لازوال قربانیوں کی لاج رکھ کر آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک روشن مثال قائم کر دیں اور چاہیں تو ان شہیدان وطن کی صداؤں کو پس پشت ڈال دیں، فیصلہ اب آپ کے ہاتھوں میں ہے، اپنے پیشروؤں کی طرح انہیں مایوس مت کیجئے گا۔ ان کے مسائل آپ کے مسائل ہیں، خدا نے آپ کو یہ ذمہ داری سونپی ہے اس ذمہ داری کا پاس ضرور رکھیئے گا......!!!